سلسلہ خطبات نمبر 61

بیان برموقع ختمِ قرآن مجید

عنوان

ختمِ قرآن مجید

از قلم: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

بتاریخ

17/اپریل 2023 بمطابق 26/رمضان المبارک 1444

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

ختمِ قرآن مجید

17/اپریل 2023بمطابق 26/ رمضان المبارک 1444

تحریر و ترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

مجلس کی اہمیت عظمتِ قرآن مجید قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت سننے کی فضیلت ختمِ قرآن قبولیتِ دعا کا موقع
ختمِ قرآن کا مسنون طریقہ اور سبق قرآن مجید سے تعلق ختمِ قرآن کی مسنون دعا
قرآن سے دوری کا نتیجہ قیامت کے دن نبی ﷺ کی شکایت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ خُصُوْصًا عَلَى الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اَمَّا بَعْدُ : فَقَدْ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ :

(اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :)

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان:30)

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى فِىْ مَقَامٍ آخَرَ: اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ، اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللهُ وَ اُولٰئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (زمر:18)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ (المعجم الكبير)

یاالٰہی روز و شب توفیقِ احساں دے مجھے خوف اپنا ظاہر و باطن میں یکساں دے مجھے
نعمتِ دارین یعنی نورِ ایماں دے مجھے حبِّ سنت یاالٰہی حبِّ قرآں دے مجھے
کام میرا زندگی بھر خدمتِ قرآن ہو فہمِ قرآں دے الٰہی نورِ عرفاں دے مجھے

☆ اللہ کریم کا بڑا کرم اور فضل ہوا کہ اس نے ہمیں رمضان المبارک جیسا بابرکت مہینہ عطافرمایا پھر روزہ اور تراویح جیسی عظیم عبادتیں عطافرمائیں اور تراویح میں پورا قرآن مجید سنانے اور سننے کی توفیق عطافرمائی۔اس پر تراویح میں قرآن مجید سنانے والے قاری صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں اور سننے والے تمام نمازی بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اس مجلس کی اہمیت

اللہ کی محبوب جگہ

☆ ہم سب جس جگہ موجود ہیں یہ مبارک اور اللہ کی پسندیدہ جگہ ہے اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے :

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ اَسْوَاقُهَا (ابن ماجه:1412)

"اللہ کے نزدیک شہروں کی سب سے پسندیدہ جگہ اس کی مسجدیں ہے اور شہروں کی سب سے ناپسندیدہ جگہ اس کے بازار ہیں"۔

تو ہم سب یہاں جتنی دیر بیٹھیں اس یقین کے ساتھ بیٹھیں کہ ہم اس گھر میں بیٹھے ہیں جو اللہ کا گھر ہے اور اس گھر میں بیٹھے ہیں جو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ ہے۔

اعتکاف کا ثواب

☆ اور آدمی جتنی دیر مسجد میں موجود رہتا ہے اگر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو اس کو اتنی دیر مسلسل نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے اور اگر وہ اعتکاف کی نیت سے بیٹھا ہو تو جتنی دیر مسجد میں موجود رہے اس کو مسلسل اعتکاف کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

☆ ایک تو رمضان المبارک کے آخری عشرے کا سنت اعتکاف ہے اس کی فضیلت اور اس کا اجر وثواب تو بہت زیادہ ہے لیکن جو آدمی چاہے تھوڑی دیر کے لئے ہی مسجد میں آیا ہو اور وہ اعتکاف کی نیت کرلے تو اس کو بھی نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہتا ہے اس لئے جب مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرلیا کریں اس سے یہ ہوگا کہ جتنی دیر مسجد میں گزاریں گے آپ کے نامہ اعمال میں اعتکاف کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

☆ آپ میں سے کئی لوگوں کا معمول ہوگا کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرلیتے ہیں لیکن اگر آپ میں سے کسی نے اس کی نیت نہیں کی تو اب بھی دل میں اعتکاف کی نیت کرلیں ان شاءاللہ جتنی دیر مسجد میں موجود رہیں گے آپ کے نامہ اعمال میں اعتکاف کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔

بابرکت مجلس

☆ دوسری بات آپ جس مجلس میں موجود ہیں یہ مجلس بھی کوئی عام مجلس نہیں ہے بلکہ یہ وہ مجلس ہے جس پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالی ایسی مجلس پر فخر فرماتے ہیں۔

☆ چنانچہ مسلم شریف کی روایت میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

صحابیٔ رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں کچھ لوگوں کا ایک حلقہ دیکھا تو ان سے پوچھا کہ تم لوگ یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ یہاں صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم یہاں صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ قسم کسی بدگمانی کی بنا پر نہیں دی۔ اور میرا رسول اللہ ﷺ کے پاس جو مرتبہ تھا اس مرتبہ کے لوگوں میں مجھ سے کم کوئی حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں لوگوں میں سب سے کم روایت کرتا ہوں۔ اور فرمایا) ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے حلقہ میں تشریف لائے اور فرمایا: تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالی کا ذکر اور اس کی تعریف اور شکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی اور ہم پر احسان کیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی مقصد سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہم اسی مقصد سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قسم اس لئے نہیں دی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس جبریل امین آئے ہیں اور انہوں نے آ کر بتایا ہے کہ اللہ تعالی تم پر فخر کر رہے ہیں۔

(مسلم: 2701 کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

☆ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں جب انہیں ایسی کوئی مجلس مل جاتی ہے جس میں اللہ کا ذکر کیا جا رہا ہو تو وہ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے آسمان دنیا کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے۔

پھر جب وہ اہل مجلس واپس جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، اللہ رب العزت سب کچھ جاننے کے باوجود ان سے پوچھتے ہیں کہ: تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ: یا اللہ ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح (سبحان اللہ)، تکبیر (اللہ اکبر)، تہلیل (لا الہ الا اللہ)، تعریف (حمد وثنا) اور آپ سے دعا مانگنے میں مشغول تھے۔

اللہ فرماتے ہیں وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ: وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے، اللہ فرماتے ہیں: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں یا پروردگار! اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیا حالت ہوتی؟

پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: اور یا اللہ وہ آپ سے پناہ کی درخواست بھی کر رہے تھے، اللہ فرماتے ہیں: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب وہ جہنم سے (پناہ مانگ رہے تھے)، تو اللہ فرماتے ہیں: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں دیکھا، اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیا حالت ہوتی؟

پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ: یااللہ وہ آپ سے مغفرت بھی مانگ رہے تھے، تواللہ فرماتا ہے کہ: یقیناً میں نے انہیں معاف کر دیا اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور انہوں نے جس چیز سے پناہ مانگی میں نے انہیں پناہ دے دی۔

فرشتے عرض کرتے ہیں: یارب ان میں فلاں گناہ گار بندہ بھی ہے وہ (تو اپنے کسی کام سے جارہا تھا) وہاں سے گزر رہا تھا تو ان کے پاس بیٹھ گیا، اللہ فرماتے ہیں: میں نے اسے بھی معاف کر دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

(مسلم:2689 کتاب الذکر والدعاء باب فضل مجالس الذکر)

خصوصاً قرآن کی مجلس

☆ خصوصاً جو لوگ قرآن کی مجلس میں بیٹھتے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالی اور زیادہ شفقت و رحمت کا معاملہ فرماتے ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللهِ وَ یَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَ غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَ ذَکَرَهُمُ اللهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ

(مسلم:2699کتاب الذکر والدعاء والتوبة باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن علی الذکر)

"جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں یا ان کا تکرار کرتے ہیں تو ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت (یعنی تسکین اور رحمت) نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالی ان فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتے ہیں جو اللہ کے پاس ہیں"۔

عظمتِ قرآن مجید

☆ ہم ختمِ قرآن مجید کے موقع پر جمع ہیں قرآن مجید اللہ کی کتاب اور اس کا کلام ہے۔

قرآن مجید رمضان المبارک میں نازل ہوا لیلۃ القدر میں نازل ہوا یہ اللہ رب العالمین کا کلام ہے۔
اس کو نازل کرنے والے اللہ رب العلمین، لانے والے جبریل امین، اور جن پر نازل ہوا وہ رحمۃ للعلمین،
اللہ تعالی تمام کائنات کے پروردگار، جبریل امین تمام فرشتوں کے سردار، اور حضور سارے نبیوں کے سردار، جس مہینے میں نازل ہوا وہ تمام مہینوں کا سردار اور جس رات میں نازل ہوا وہ تمام راتوں کی سردار اور یہ قرآن تمام کتابوں کا سردار ہے۔

☆ یہ ایسی عظمت والی کتاب ہے کہ جو اس کے ساتھ تعلق بنالیتا ہے وہ بھی عظمت والا ہو جاتا ہے یہ کتاب تمام انسانیت کے لئے ہدایت اور نور ہے یہ ایسا سیدھا راستہ دکھاتا ہے جو سیدھا جنت کی طرف جاتا ہے۔ یہ ایسا دستورِ حیات اور نظامِ زندگی ہے کہ جو دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔ یہ ایسا باوفا ساتھی ہے کہ جو قبر اور حشر میں بھی کام آئے گا۔

جس نے اس قرآن کو تھام لیا اللہ اس کو عظمت اور بلندی عطا فرماتے ہیں اور جس نے قرآن کو پسِ پشت ڈال دیا وہ خود پستیوں میں گر جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ (مسلم) اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے کتنی قوموں کو بلندی عطا فرمائے گا اور کتنی قوموں کو پستی میں گرا دے گا۔ افراد کو بھی عزت اسی کتاب سے ملتی ہے اور اقوام کو بھی عزت اسی کتاب سے ملتی ہے۔

قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

☆ یہ وہ کتاب ہے جس کے ایک ایک حرف اور ایک ایک آیت مبارکہ کے پڑھنے اور سننے پر کتنی کتنی نیکیاں ملتی ہیں،

ایک ایک حرف کا ثواب

☆ قرآن مجید کی تلاوت کرنے پر کتنا ثواب ملتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قرآن مجید کے ایک ایک حرف پر کتنا ثواب ملتا ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ، وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لاَ أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ، وَ لٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَ لاَمٌ حَرْفٌ، وَ مِيْمٌ حَرْفٌ (ترمذی:2910 كتاب فضائل القرآن باب ما جاء فيمن قرا حرفا من كتاب الله ماله من الاجر)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے اور یہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (گویا صرف الم پڑھنے سے تیس نیکیاں مل جاتی ہیں)"

ایک ایک آیت کا ثواب

☆ اب یہ دیکھیں کہ قرآن مجید کی ایک ایک آیت پر کتنا ثواب ملتا ہے ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِىَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِىْ غَيْرِ اِثْمٍ وَ لَا قَطْعِ رَحِمٍ ؟ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ، قَالَ: اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ آيَتَيْنِ، وَ ثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ، وَ اَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ، وَ مِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔
(مسلم: 803 كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه)

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ صفہ کے چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح صبح مقام بطحان یا وادیٔ عقیق میں جائے اور بغیر کسی گناہ یا قطع رحمی کے دو

بلند کوہان والے اونٹ لے آئے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم (سب ہی) یہ پسند کرتے ہیں (کہ روزانہ جاکر دو اونٹ لے آیا کریں) آپ نے فرمایا: پھر تم میں سے کوئی آدمی صبح کے وقت مسجد میں جاکر اللہ عزوجل کی کتاب کی دو آیتوں کا علم حاصل کیوں نہیں کرتا یا ان کی تلاوت کیوں نہیں کرتا کہ یہ اس کے لئے دو انٹوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹوں سے بہتر ہیں اسی طرح وہ جتنی آیتیں پڑھے گا وہ اس کے لئے اتنے ہی اونٹوں سے بہتر ہوں گی"۔

عرب کے اندر اونٹ سب سے عمدہ اور بہتر مال سمجھا جاتا تھا تو اللہ کے نبی ﷺ نے اونٹوں کی مثال دے کر سمجھایا کہ جس کو تم سب سے بہتر مال سمجھتے ہو اس سے بھی کہیں بہتر ہے قرآن مجید کی ایک دو آیات کو سیکھ لینا یا ایک دو آیات کی تلاوت کر لینا۔ اللہ اکبر اور جو آدمی پورا قرآن مجید سیکھ لے یا پورا قرآن مجید پڑھ لے اس کے اجر و ثواب کا کیا ٹھکانا ہوگا۔

قرآن مجید سننے کی فضیلت

☆ قران مجید پڑھنے اور سنانے والے قاری صاحب کے لئے تو یہ سب فضائل اور اجر و ثواب ہے ہی جو قرآن مجید سننے والے ہیں ان کی فضیلت اور اجر و ثواب بھی کم نہیں ہے۔

جس طرح قرآن مجید پڑھنا عبادت اور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اسی طرح قرآن مجید سننا بھی عبادت اور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی بشارت دی ہے کہ جتنا ثواب قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ملتا ہے اتنا ہی ثواب سننے والے کو بھی ملتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ اِلَى آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى كُتِبَ لَهٗ حَسَنَةٌ مُّضَاعَفَةٌ وَ مَنْ تَلَاهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ (مسند احمد:8289)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت کو پوری توجہ کے ساتھ سنا اس کے لئے دوگنا نیکی لکھی جائے گی اور جس نے ایک آیت تلاوت کی اس کے لئے یہ قیامت کے دن نور ہوگی"۔

سننے والوں پر اللہ کی رحمت

☆ اوپر حدیث مبارکہ بیان ہوئی کہ جو لوگ قرآن مجید کی مجلس میں ہوتے ہیں ان کو اللہ کی رحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے والے پر تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہی ہے یقین کریں قرآن مجید سننے والوں پر بھی اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کو پوری توجہ اور ادب کے ساتھ سنا جائے۔

☆ ایک جگہ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (اعراف:204)

"جب قرآن پڑھا جائے تو پوری توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنو تاکہ تم پر رب کی رحمت نازل ہو"۔

جس طرح قرآن مجید پڑھنے کا ادب ہے اسی طرح قرآن مجید سننے کا بھی ادب ہے اس آیت مبارکہ سے ایک تو قرآن مجید سننے کا ادب معلوم ہوا کہ جب قرآن مجید پڑھا جائے تو پوری توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنا جائے اور دوسرا یہ معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن مجید کو پوری طرح توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنتا ہے تو اس پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

☆ ایک جگہ اللہ تعالی نے عبادالرحمن کی یعنی اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا؛

وَاِذَا ذُكِّرُوْا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (فرقان:73)

"جب (ان کے سامنے) رب العالمین کی آیات (پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اس) کے ذریعہ انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرتے (یعنی بے دھیانی اور لاپرواہی سے نہیں سنتے بلکہ پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ سنتے ہیں اور اس سے سبق حاصل کرتے ہیں)"

اہلِ عقل اور ہدایت یافتہ

☆ قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالی نے قرآن مجید کو توجہ سے سننے اور اس پر عمل کرنے والوں کو اہلِ عقل اور ہدایت یافتہ قرار دیا ہے فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ، اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (زمر:18)

"جو لوگ (اللہ کے) کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں"۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن مجید کو پوری توجہ کے ساتھ سنتے ہیں اور پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالی نے ان لوگوں کو ہدایت یافتہ اور اہلِ عقل بھی قرار دیا ہے۔

(اس آیت مبارکہ کی یہ تفسیر ایک قول کے مطابق ہے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں اور قول بھی ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں معارف القرآن)

اللہ کے نبی ﷺ کو قرآن سننے کا حکم

☆ حضور اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے تھے اور اہتمام کے ساتھ قرآن مجید سنتے بھی تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِقْرَأْ عَلَيَّ. قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْکَ وَ عَلَيْکَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا [النساء، 4 : 41]. قَالَ لِي: كُفَّ أَوْ (قال) أَمْسِکْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ. (بخاری، مسلم)

''حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میں کسی اور سے قرآن سنوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے سورۃ النساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَ جِئْنَا بِکَ عَلَی ھٰؤُلَاءِ شَھِیْدًا (پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے)۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: رک جاؤ! جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔''

محدثین فرماتے ہیں حضور ﷺ کا اہتمام کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن سننا ہماری تعلیم کے لئے تھا کہ جس طرح قرآن پڑھنا عبادت ہے اسی طرح قرآن سننا بھی عبادت ہے۔

اندازہ کریں کہ جب قرآن مجید پڑھنے کی اتنی زیادہ فضیلت اور سننے کی اتنی زیادہ فضیلت ہے اور اس کے ایک ایک حرف اور ایک ایک آیت پر اتنا زیادہ اجر و ثواب ہے تو جن کو اللہ تعالی نے تراویح میں پورا قرآن پڑھنے یا سننے کی توفیق عطا فرمائی ان کا کیا مقام و مرتبہ ہوگا۔ اس لئے قرآن پڑھنے والے قاری صاحب بھی مبارک باد کے مستحق ہیں اسی طرح قرآن مجید سننے والے بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ختمِ قرآن قبولیتِ دعا کا موقع

☆ ختمِ قرآن مجید کا موقع ایسا ہے کہ اس موقع پر دعاء قبول ہوتی ہے۔ ختمِ قرآن تراویح میں ہو یا تلاوت میں ہو یا حفظ کر کے یا ناظرہ پڑھ کے یہ درحقیقت قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ کے خادمِ خاص صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالک ؓ جنہوں نے تقریبا دس سال تک اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت کی ہے۔ ان کا معمول تھا کہ جب ان کا قرآن مجید ختم ہوتا تو اپنے اہل خانہ کو جمع کرتے اور فرماتے:

عِنْدَ کُلِّ خَتْمَۃٍ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ (حلیۃ الاولیاء)

"کہ ختمِ قرآن کے موقع پر دعا قبول ہوتی ہے۔"

☆ اسی طرح حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ (المعجم الکبیر)

"جو آدمی قرآن کریم ختم کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے"۔

☆ کنزالعمال کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ خَتْمَ الْقُرْآنِ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِيْنَ تُقْسَمُ (كنز العمال)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ختمِ قرآن کی مجلس میں شریک ہو گیا وہ ایسے ہے جیسے وہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں شریک ہو گیا"۔

ختمِ قرآن کا مسنون طریقہ

☆ آپ نے دیکھا ہو گا کہ تراویح میں جب قاری صاحب قرآن مجید مکمل کرتے ہیں تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بعد یعنی قرآن مجید مکمل کرنے کے فوراً بعد قرآن مجید کے شروع سے سورۃ البقرۃ کی چند آیات بھی پڑھتے ہیں ختمِ قرآن کا مسنون طریقہ بھی یہی ہے کہ جب قرآن مجید مکمل ہو تو اسی وقت سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد سورۃ البقرۃ کی چند آیات پڑھی جائیں اور اس کا مقصد ہمیں یہ سبق دینا ہے کہ ایک مرتبہ قرآن مجید مکمل کرنے کے بعد اب چھٹی نہیں کر لینی کہ بس ایک بار مکمل ہو گیا ہے تو اب دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ایسا نہیں ہے بلکہ ایک بار قرآن مجید مکمل کرنے کے بعد پھر دوبارہ سے پڑھنا شروع کر دو۔ایک بار مکمل کرنے کے بعد اس کو بند کر کے رکھ نہیں دینا بلکہ اس کو مسلسل پڑھتے رہنا ہے۔

قرآن مجید سے مستقل تعلق

☆ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید پڑھنے اور سننے کا تعلق صرف ایک مہینہ یا چند دن کے ساتھ نہیں ہے بلکہ قرآن مجید کے ساتھ ہمیشہ کا تعلق ہونا چاہئے۔

اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی دن میں پورا قرآن مجید پڑھنا ہے یا پانچ، دس، پندرہ پارے پڑھنے ہیں یہ ضروری نہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ چاہے تھوڑا پڑھیں لیکن روزانہ پڑھیں۔

ہمارے اساتذہ فرمایا کرتے تھے کہ جو حافظِ قرآن ہیں وہ روزانہ کم از کم تین پارے تلاوت کیا کریں اور جو حافظ نہیں وہ روزانہ کم از کم ایک پارہ تلاوت کیا کریں۔

قرآن مجید کی سات منزلیں اور تیس پارے ہیں تلاوت کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ایک دن میں دس پارے تلاوت کی جائے اس سے تین دن میں قرآن مجید مکمل ہو جاتا ہے۔

اس سے کم درجہ یہ ہے کہ ایک دن میں ایک منزل تلاوت کی جائے قرآن مجید میں سات منزلیں ہیں تو سات دن میں ایک قرآن مجید مکمل ہو جائے گا۔یہ ترتیب ان حضرات کی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا اعلیٰ ذوق عطا فرمایا ہے۔

اس سے کم درجہ یہ ہے کہ ایک دن میں تین پارے تلاوت کی جائے اس طرح دس دن میں قرآن مجید مکمل ہو جائے یہ ترتیب عام حفاظ کی ہے۔

اس سے بھی کم درجہ یہ ہے کہ ایک دن میں ایک پارہ کی تلاوت کی جائے اس سے ایک مہینہ میں قرآن مجید مکمل ہو جائے گا۔ یہ ترتیب عام مسلمانوں کی ہے جو ناظرہ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو حافظ ہیں انہیں روزانہ کم از کم تین پارے تلاوت کرنی چاہئے خواہ وہ تین پارے ناظرہ پڑھ لیں یا زبانی پڑھ لیں۔ جبکہ عام لوگ جو حافظ نہیں ہیں وہ کم از کم ایک پارہ روزانہ تلاوت کیا کریں۔

یہ کم سے کم مقدار ہے اس سے زیادہ جتنی اللہ پاک نے توفیق دی ہے زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔

جس طرح کھانا کھانا روزانہ کا معمول ہے اور اس میں کبھی بھی ناغہ نہیں ہوتا اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت بھی روزانہ کا معمول ہونا چاہئے کہ اس میں بھی کبھی ناغہ نہ ہو۔ جو قرآن کے ساتھ تعلق مضبوط کر لے تو یہ دنیا میں بھی رب کی رحمتوں کا ذریعہ ہو گا اور قبر و حشر میں بھی کام آئے گا یہ قرآن مجید دنیا میں ہی نہیں قبر و حشر میں بھی کام آنے والا ہے۔ یہ قبر میں مونس و غمخوار اور حشر میں سفارش کرنے والا ہو گا۔

ختمِ قرآن کی دعا

☆ اسی لئے ختمِ قرآن مجید پر جو مسنون دعا سکھائی گئی ہے اس میں ہے:

اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ وَ عَلِّمْنِيْ مَاجَهِلْتُ، وَ ارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ وَ اجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

یہ دعا قابل غور ہے اس میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ:

"اے اللہ میری قبر کی وحشت کو انس میں تبدیل فرما دیجئے اے اللہ اس عظمت والے قرآن کے ذریعے مجھ پر رحمت فرما دیجئے اے اللہ اس کو میرے لئے رہنما، نور، ہدایت کو ذریعہ اور رحمت بنا دیجئے، اے اللہ میں اس میں جتنا بوجھ بھول گیا ہوں ہو مجھے یاد کروا دیجئے اور اس میں جس کا مجھے علم نہیں مجھے اس کا علم عطا فرما دیجئے اور مجھے رات کی گھڑیوں میں اور دن کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما دیجئے اور اس کو قیامت کے دن میرے حق میں حجت بنا دیجئے"۔

قرآن مجید سے دوری کا نتیجہ

☆ پہلے مسلمانوں کا معمول ہوا کرتا تھا کہ صبح سب سے پہلا کام فجر کی نماز پڑھنا اور دوسرا کام قرآن مجید کی تلاوت ہوتا تھا جب تک قرآن مجید کی تلاوت نہ کر لیتے اس وقت تک ناشتہ نہیں کرتے تھے اس وقت تک کام کاج پر نہیں جاتے تھے صبح کوئی گلی سے گزرتا تو گھر گھر سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آیا کرتی تھی۔ اس عمل کی وجہ سے گھروں میں برکت ہوتی تھی اللہ کی رحمت ہوتی تھی زندگی میں آسانیاں ہوتی تھیں۔ گھر سے بیماریاں اور شر فتنے دور ہوتے تھے، جنات، شیاطین اور جادو وغیرہ سے بھی حفاظت ہوتی تھی اتنی پریشانیاں بھی نہیں ہوتی تھیں۔

آج ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے اس کی تلاوت بھی چھوڑ دی اس سے رہنمائی لینا بھی چھوڑ دی اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ جب سے قرآن ہماری زندگی سے نکلا ہے تب سے دین بھی نکل گیا اور سکون بھی نکل گیا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قیامت کے دن نبی ﷺ کی شکایت

☆ اور قرآن کہتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نبی ﷺ اللہ کے دربار میں شکایت کریں گے :

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان:30)

"اے میرے رب میری اس قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا"۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو چھوڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔

1. نہ قرآن مجید پر ایمان لائے نہ اسے پڑھے اور نہ سنے۔
2. قرآن مجید پر ایمان بھی رکھتا ہے اس کو پڑھتا بھی ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا۔
3. زندگی کے معاملات میں اس سے رہنمائی نہیں لیتا۔
4. اس کے معانی میں غور وتدبر نہیں کرتا اور اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔
5. باطنی بیماریوں میں اس سے شفا حاصل نہیں کرتا۔

قرآن مجید کو چھوڑنے کی وجہ سے ہم دنیا میں پریشانیوں اور ناکامیوں کا شکار ہیں یہ نہ ہو کہ قیامت کے دن بھی اللہ کے نبی ﷺ ہماری شکایت کریں اور اس دن بھی ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمارا تراویح میں قرآن مجید پڑھنا اور سننا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور قرآن مجید کے انوار و برکات سے نوازے اور قرآن مجید کے ساتھ ہمیں مضبوط تعلق نصیب فرمائے اور اس کو ہمارے لئے دنیا میں رہنما، قبر و حشر کا ساتھی اور سفارش کرنے والا بنائے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری

فاضل دار العلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یوبی ایل سوسائٹی۔ لاہور

علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔

03076980022